مطبوعات

سیرت احمد مجتبیٰ | مؤلف: شاہ مصباح الدین شکیل ـ ایم اے، ایل ایل بی۔
ناشر: پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی لمیٹڈ۔ داؤد سنٹر مولوی تمیز الدین خاں روڈ، کراچی۔

"آئیل پراڈکٹس" کی اصطلاح تو آپ نے سنی ہوگی۔ اور ایسی بیسیوں چیزیں آپ کے ذاتی اور گھریلو استعمال میں ہوں گی۔ جو زیادہ اہم ہیں وہ تو حیران کن ہیں۔ مگر آج ہمارے سامنے پاکستان اسٹیٹ آئیل کمپنی نے ایک نیا "آئیل پراڈکٹ" پیش کیا ہے، بلکہ کہنا چاہیے کہ "ایمانی پراڈکٹ" اور وہ ہے سیرتِ احمد مجتبیٰ کا پہلا حصہ جو ۵۱۲ سے زائد مجلد صفحات پر مشتمل ہے۔ کچھ لوگ پٹرول میں سے صرف ڈالر حاصل کرتے ہیں، مگر یہاں پٹرول ذریعہ بنا ہے محبتِ رسالتؐ کی شمعوں کو روشن رکھنے کا۔ سبحان اللہ!

نیک آدمی جہاں ہوں، وہ ہر ماحول میں خدا کی عبادت اور انسانوں کی خدمت کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیتے ہیں۔ اسی نیکی کا ایک سہرا تو سعید ابراہیم صاحب (منیجنگ ڈائریکٹر پاکستان اسٹیٹ آئیل کمپنی) کو جاتا ہے، جن کے دل میں یہ بات راسخ ہوئی کہ "اللہ کے آخری نبیؐ کا پیغامِ رحمت مایوس انسانیت کے لیے آبِ حیات ہے"۔ پھر انہوں نے کمپنی کے ترجمان پی ایس او ریویو میں (ماہ ربیع الاول سنہ ۹۷ھ سے) ہر سال سیرتِ پاک پہ ایک نمبر نکلوانے کا اہتمام کیا۔ دوسرا بڑا اعزاز شاہ مصباح الدین شکیل کے لیے ہے جن کی علمی شخصیت کو سعید ابراہیم صاحب نے اپنے ادارے سے اس خاص کام کی ذمہ داری سونپی۔ اور پبلک ریلیشنز ڈیپارٹمنٹ میں اسلامی تعلیمات اور تاریخی واقعات کی تحقیق کا ایک شعبہ قائم کیا۔ خصوصی نمبروں میں تین حصے شائع ہوئے: (۱) ولادت سے

غارِ حرا تک ۔ ۲۔ غارِ حرا سے ہجرتِ حبشہ تک ۔ ۳۔ ہجرتِ حبشہ سے مسجدِ قبا تک ۔ راقم نے اُسی صورت میں مصباح الدین شکیل صاحب کے دینی، علمی و تحقیقی کام کی قدر پہچانی اور ساتھ ہی پی ایس او کے پیش کردہ حسنِ طباعت کے علاوہ مفت تقسیم کے انتظامات کو بڑی گراں بہا خدمت سمجھا۔ آج یہ تینوں حصے یک جا ایک ایسی کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں، جو مزاج کے لحاظ سے ایمانی، جائزہ و واقعات کے لحاظ سے تحقیقی اور معلومات جمع کرنے کے لحاظ سے، نیز مختلف نقشوں اور غزوات اور ہجرتوں اور دوسرے مواقع کے افراد کی فہرستوں کے لحاظ سے نہایت پُر افادیت ہے۔ سعید ابراہیم صاحب اور مصباح الدین شکیل صاحب نے دونوں جہانوں کے لیے ایک خزانۂ بے حساب جمع کیا ہے۔ چاہیے کہ نوجوان اسے پڑھیں، کیونکہ سیرتِ پاک کے واقعاتی مدوجزر کا جائزہ لیے بغیر قرآن و حدیث کے بہت سے نکات فہم میں نہیں آتے۔ اور نہ دلوں کو والہانہ انقلابی عزم ملتا ہے۔ قیمت درج نہ ہونے کی وجہ سے خیال ہے کہ کتابی شکل میں بھی یہ نعمت بلاقیمت اہلِ قسمت تک پہنچائی جائے گی۔ ایسا ہو تو بڑا فیضِ عام ہوگا۔ قیمت کچھ بھی ہو تو آج کل کے طلبا یعنی مصارف کو دیکھتے ہوئے کسی کے لیے ہرگز بار نہ ہوگی۔

رسالہ انصاف | ماہنامہ رسالہ روہنگیا سالڈیریٹی آرگنائزیشن کا ترجمان

مقامِ اشاعت: اراکان ۔ برما

اس انگریزی زبان کے رسالے کے مختلف مضامین میں روہنگیا یعنی اراکانی مسلمانوں کی اب تک کی تاریخ کے ساتھ اُن کی موجودہ مصیبت زدگی کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ یہاں مسلمانوں کی حکومت قائم رہ چکی ہے۔ پھر انگریزی استبداد کا دور آیا۔ اراکانی مسلمانوں نے بڑی بہادری سے جنگ آزادی میں حصہ لیا۔ پھر برمی بدھوں کی مسلم دشمن حکومت قائم ہوئی۔ برٹش حکومت کے رخصت ہوتے ہی مسلمانوں کے خلاف فساد کی ایسی آگ بھڑکائی گئی کہ ۱۹۴۲ء میں ایک لاکھ مسلمان اس آگ کا ایندھن بن گئے۔

مسلمانوں سے ایک دستوری ہیر پھیر کے ذریعے برمی قومیت چھین لی گئی۔ پھر ان کی جانوں اور جائیدادوں پر حملے کیے گئے۔ ان کی ایک بڑی تعداد کو ملک سے دھکیل کر ایک بار باہر نکالا گیا۔ پھر بنگلہ دیشی حکومت سے بات چیت کے بعد کچھ تعداد واپس لی گئی۔ واپسی کے بعد ان کو مزید ستایا جانے لگا۔ اس وقت دس لاکھ افراد، بنگلہ دیش، پاکستان، عرب ممالک اور دوسری جگہوں پہ بے گھر پڑے ہیں۔ جو لوگ باقی ہیں اُن سے مطالبہ ہے کہ وہ فی فرد زمین کی کاشت کر کے ہر ایکڑ میں سے ۷۵ ٹوکرے دھان (وزن فی ٹوکری ۳۲ سیر) مہیا کریں۔ یہ چونکہ ناممکن ہے اس لیے روہنگیا مسلمانوں کو مارا جاتا ہے، جیل میں ڈالا جاتا ہے، ان کے گھر اور سامان کو منہدم کر دیا جاتا ہے۔ ان کے تعلیم یافتہ افراد کو ملک سے نکال دیا گیا ہے تاکہ نہ قیادت میں حصہ لے سکیں، نہ سیاست یا عہدوں میں۔

ان روہنگیا مسلمانوں اور بھارت کے مسلمانوں (میرٹھ کے حالیہ فسادات) کو سامنے رکھیے اور یوگوسلاویہ کے مسلمانوں وغیرہ کے بارے میں مسلمان ممالک کو مل کر یہ پالیسی بنانی چاہیے کہ جہاں جہاں مسلمان مظلوم ہیں وہاں وہ تجارتی معاملات نہیں کریں گے۔ وہاں کے آدمیوں کو اپنے ہاں کام نہیں دیں گے۔ ایسے ممالک کی کمپنیوں کو تعمیراتی ٹھیکے نہیں دیں گے۔ اور ان کے لیے اپنے ہوائی اڈے اور بندرگاہیں بند کر دیں گے۔ دوسرا بڑا کام یہ کرنا چاہیے کہ بین الاقوامی عدالت میں بنیادی حقوق کی تباہی اور نسل کشی کے مقدمے دائر کر کے کوئی کمیشن برائے تحقیقات مامور کرایا جائے۔ ہمارے ممالک کے سفارت خانے جہاں جہاں ہوں۔ وہاں مسلم کش فسادات یا پالیسیوں کی صورت میں حکومتوں سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ عالم اسلام کے مقرر کردہ کمیشن کے ذریعے مسلمانوں کے حالات کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے موقع فراہم کریں۔ چوتھا کام یہ کرنا چاہیے کہ عالم اسلام میں کسی اچھی جگہ جو علیحدہ بھی ہو، ایک بڑا مہاجر کیمپ تعمیر کیا جائے۔ اور آبادیوں کی ساری ضروریات مہیا کر کے تمام مصیبت زدہ مسلمانوں کو پناہ گاہ فراہم کی جائے۔ اصولاً تو جو جہاں ہے، وہ جس حد تک مصیبت برداشت کر کے حالات کا مقابلہ کر سکتا ہو، ضرور کرے، لیکن جو لوگ ملک سے نکال دیے جائیں یا نکلنے پر مجبور ہو جائیں، ان کے لیے کوئی اطمینان بخش انتظام ہونا چاہیے، تاکہ وہ دیس بدیس خراب ہوتے نہ پھریں اور ایسے حالات پیدا نہ ہوں کہ مسلمان اور مسلمان کے درمیان

نامطلوب جذبات کام کرنے لگیں۔

اس رسالے میں مختلف مضامین ہیں۔ مثلاً ۲۰۰ سالہ نوآبادیاتی دور پر ایک تاریخی مضمون ہے۔ جہاد کے متعلق آیات درج ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل رپورٹ ۱۹۸۶ء شامل ہے۔ عالمی پریس نے ۳۷ سال قبل رد ہنگیا مسئلے کو جب پہلے پہل چھیڑا تھا تو اس وقت کی بعض مختصر رپورٹیں شریک اشاعت ہیں۔

یہ رسالہ گویا ہمارے بھائیوں کی دردناک تاریخ کے ابواب کی جھلک دکھا رہا ہے۔

نونہال۔ اشاعت خاص ۱۹۸۷ء مدیر: مسعود احمد برکاتی ۔ پتہ: ہمدرد نونہال، ہمدرد ڈاک خانہ۔ ناظم آباد، کراچی ۱۸۔ صفحات: تین سو سے زائد۔ قیمت: ۱۰/- روپے

حکیم محمد سعید صاحب نے "ہمدرد" کو ایک ایسا سرچشمۂ خیر و برکت بنا دیا ہے جس سے طرح طرح دھارے پھوٹتے ہیں۔ پھر خوبی یہ کہ ہر شعبے اور ہر کام پہ ایسی بھرپور توجہ کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے حکیم صاحب خاص یہی کام کرتے ہیں۔

آپ جاننا چاہیں گے کہ بچوں کے اس رسالے میں کیا ہے؟ ہم جواب میں کہیں گے کہ بچوں کی ذہنی ضرورت کے لحاظ سے اس میں کیا نہیں ہے۔ کہانیاں ہیں واقعاتی بھی، جناتی بھی، سائنس کی بھی، جادوگروں کی بھی۔ پھر عجائبات و معلومات ہیں، سمندروں کے متعلق، قطب جنوبی کے متعلق، آسمانوں اور ستاروں سے متعلق۔ سائنس کی باتیں ہیں، ریڈار اور لیزر شعاعوں کے متعلق۔ پھر "طب کی روشنی میں" کے عنوان سے سوال جواب ہیں۔ اور اس حصے کے مرتب خود حکیم محمد سعید صاحب ہیں۔ نفسیات کا ایک مسئلہ ہے کہ ہمیں ڈر کیوں لگتا ہے۔ انسانی جسم کے متعلق چند حقائق ہیں۔ کھیل کی باتیں ہیں۔ جغرافیائی معلومات ہیں۔ معمے ہیں۔ لطیفے ہیں، مزاحیہ تحریریں ہیں۔ جانوروں کا مطالعہ ہے۔ تصویریں اور مصوری کے کھیل بھی۔ بچوں کی لکھی ہوئی نظمیں، کہانیاں اور خط۔

اس کے ساتھ ایک پمفلٹ "سب سے بڑے انسان" (یعنی پیارے نبیؐ کی پاک زندگی کا بیان) مفت۔

اب آپ اس رسالے کو حاصل کیے بغیر کیسے رہیں گے ؟

ماہنامہ فاران۔ کراچی | مدیر: اسمٰعیل احمد مینائی۔ مقامِ اشاعت: دفتر فاران، ڈی ۳۵/ بلاک ۸، گلشنِ اقبال کراچی ۴۷۔ قیمت فی پرچہ ۵/ روپے۔ موجودہ خاص شمارہ ۲۰/ روپے چندہ سالانہ ۵۰/ روپے۔

یہ مرحوم برادرم ماہر القادری کا بنا کردہ رسالہ ہے، اس لیے اس کا ورق ورق اور لفظ لفظ عزیز۔ اس کے ایڈیٹر بھی راقم ناچیز کے ساتھ اتنے والہانہ جذبات رکھتے ہیں اور میں نے ایسی بشاشت ان میں دیکھی ہے کہ جب تصور آتا ہے، سرور سا چھا جاتا ہے۔

رُوحِ دینی کے ساتھ فروغِ ادب کا علمبردار اپنی نوعیت کا یہ ایک ہی رسالہ ہے۔ اس نمبر کے اداریہ میں "ادب میں اباحیت کے غلبے" پر گفتگو ہے۔ اور حال یہ ہے کہ یہاں ساری زندگی ہی مفتوحِ اباحیت ہوتی جارہی ہے۔ بہرحال مینائی کی دردمند رُوح تڑپتی ہے۔

غالب پر چند اہم مضامین، جن میں احتسابِ غالب بھی ہے، نستعلیق رسم الخط پر گفتگو، مترادفات اور ان کا فرق، مولانا آزاد کا شعری ذوق، حافظ لدھیانوی کی حمد کے علاوہ نظمیں اور غزلیں اور رباعیات۔ ایک خاص چیز حسن مثنیٰ ندوی کا طویل مکتوب ہے جو سید احمد عروج قادری مرحوم کے متعلق لکھے گئے ایک مضمون کے متعلق حیطۂ تحریر میں آیا ہے۔ (ندوی صاحب اور قادری صاحب میں عزیزداری تھی)۔

مضمون نگاروں کے نام لکھنا مشکل، لیکن آٹھ دس تو بہت ہی معروف شخصیتیں شریکِ ترتیب ہیں۔

میں بہت شرمسار ہوں کہ فاران میں کبھی کچھ لکھ نہ سکا، نہ سلسلہ خط و کتابت چلا۔

پاکستان میں صحافت کا کردار از جناب سید نظر زیدی - ناشر: انجمن اصلاحِ معاشرہ - ۲۹ اے ریواز گارڈن، لاہور ۲۱

ہمارے دوست سید نظر زیدی ایک صاحب نظر قلم راں ہیں۔ صحافت جو قوموں کی تعمیر و تخریب کا ذریعہ بنتی ہے، وہ آجکل پاکستان میں جس روش پر چل رہی ہے، اس کا جائزہ زیدی صاحب نے لیا ہے، اور خوب لیا ہے۔ صحافت کا صحیح کردار بتانے کے بعد پانچ ایسی خرابیوں کا ذکر کیا ہے جو اخبارات کے ذریعے پھیل رہی ہیں۔ بعدہٗ "ایک جائزہ" میں خبروں، جرائم کی خبروں، اشتہارات، ایک رنگ اور رنگین تصاویر، مختلف مضامین، اداریہ اور فکاہی کالموں پہ ایک نظر ڈالی ہے۔ اور اچھی خاصی نقشہ نویسی اور تصویر کشی کر دی ہے۔ آخر میں اخبارات کے لیے ایک ضابطۂ اخبارات کی ضرورت پہ توجہ دلا کر سات نکاتی ضابطہ پیش کیا گیا ہے۔

اور کوئی پڑھے نہ پڑھے، اخبارات کے مالکان اور مدیران اور کالم نویس اور مضمون نگار ضرور پڑھیں۔

شریعت بل اسلام کے مطابق نہیں! من جانب: جماعت المسلمین، مسجد المسلمین، کوثر نیازی کالونی، نارتھ ناظم آباد - بلاک جی - کراچی ۳۳

اعتراض تو ایسا ہے کہ گویا جو کچھ جس طرح ہے اسی کو برقرار رہنے دیا جائے (یہ اسلام کے مطابق ہے ؟) - اشکال یہ پیش کیا گیا ہے کہ اسمبلی میں شریعت بل کو تجویز کی صورت میں ماننے نہ ماننے کی گنجائش ہونے کے معنی یہ ہیں کہ متعلقہ لوگوں کے ایمان کی نفی ہے۔ حضرت والا! خدا کا دین برحق، مگر چلے گا تو جبھی کہ جب کوئی فرد اسے اپنے لیے مانے گا۔ اسی طرح کسی ادارے میں وہ تب چلے گا جب وہ ادارہ مانے گا۔ کسی حکومت یا اسمبلی میں تب چلے گا۔ جب وہ حکومت یا اسمبلی مانے گی۔ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (جو نہ ماننا چاہے نہ مانے، جسے ماننا ہے وہ مانے گا اور اسی سے تمیز ہو گی کہ کہاں مضبوط ایمان ہے

اور کہاں کمزور ایمان ہے، کہاں جذباتی ایمان ہے، کہاں شعوری، کہاں کفر ہے اور کہاں شرک اور کہاں نفاق !

اسلامی حکومت قائم ہونے کا طریقہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کام کے لیے مطلوبہ مسلم جب برسرِ اقتدار آئے گا تو وہ آتے ہی اسلامی حکومت کا اعلان کر دے گا۔ (ص ۱۹-۲۰) یعنی فی الحال آرام سے اپنے اپنے مشاغل میں لگے رہو، اور کمیونسٹوں کو، نسل پرستوں اور علاقائیت پسندوں اور جاہلیت کو اور صہیونیت کو اور تخریب کاری اور جرائم کو خوب پنپنے دو۔ آخر کبھی نہ کبھی آنے والا آ ہی جائے گا! سبحٰن اللہ!

محبت فاتح عالم	ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان - ناظم آباد - کراچی ۱۸

حکیم سعید صاحب علم و اخلاق کے فروغ کے لیے نت نئی راہیں نکالتے اور تجربے کرتے رہتے ہیں۔ ایک سلسلہ انھوں نے "مشاعرہ ہمدرد نونہال" کا شروع کیا ہے۔ ایسے ہی ایک مشاعرے میں "محبت فاتح عالم" کے عنوان سے نونہالوں نے جو نظمیں پیش کیں، ان کا ایک مجموعہ (غیر کتابی صورت میں) ہمیں موصول ہوا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نئی نسلوں میں بھی دین و وطن کے لیے محبت و وحدت کے جذبات موجود ہیں، نیز بچوں سے کام لینے کی راہیں نکالی جائیں تو وہ حیرت ناک حد تک حصہ لیتے ہیں۔

فضول خرچ	محمد اکرم قریشی ایم اے۔ ناشر: احیائے دین لائبریری۔ مسجد ضلع کچہری سیالکوٹ
متفقہ شریعت بل	احیائے دین لائبریری۔ مسجد ضلع کچہری۔ سیالکوٹ۔
ایک سوال	جناب راحت گل۔ مرکز علوم اسلامیہ راحت آباد۔ پشاور۔ سرکاری تعلیمی نظاموں پہ تنقید۔
قافلۂ حق	ابن عبدالشکور۔ مکتبہ ذکری رام پور۔ بھارت۔ پاکستان میں اسلامک پبلیکیشنز لاہور سے طلب کیجیے۔ قیمت ۲۵ روپے